ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درس رمضان المبارک 2025ء

درس نمبر 18

رمضان۔ تصوّف اور ولایت کی جان

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا (النساء:70)

کہ جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(بخاری کتاب الایمان)

کہ جو رمضان کی نیکیوں اور عبادات کے لئے ایمان کی حالت میں اور اپنا احتساب کرتے ہوئے کھڑا ہو گا تو اُس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

آج میرے درس کا عنوان ہے **"رمضان۔ تصوّف اور ولایت کی جان"**

درس کے آغاز پر سورۃ النساء کی جس آیت کی تلاوت مَیں نے کی ہے۔ اُس میں در حقیقت صوفی اِزم اور ولایت کا مغز بیان کیا گیا ہے جو اطاعت اور صرف اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو میری اور میرے رسولؐ کی کامل اور سچے دل سے اطاعت کرے گا تو اُس پر افضالِ الٰہی اور رحمتوں کی موسلا دھار بارش ہو گی۔ اِن فضلوں، رحمتوں اور انعامات میں سے مکمل اطاعت کرنے کے انعام کے طور پر نبی، صدیق، شہید اور صالح میں سے کوئی ایک رُتبہ مل سکتا ہے۔ اطاعت اور فرمانبر داری کا بہترین ذریعہ اور موقع رمضانُ المبارک ہے۔ جس میں ایک طرف ایک مومن کا دل پسیجا ہوتا ہے اور وہ ہر حکمِ الٰہی اور ارشادِ نبویؐ پر عمل پیرا ہونے کے لئے کمر بستہ کھڑا ہوتا ہے اور دوسری طرف فرشتے راتوں کو زمین پر اُتر کر بلند آواز سے مومنوں کو پکارتے ہیں کہ کوئی خیر مانگنے والا ہے؟ اُسے دیا جائے گا۔ ہے کوئی گناہ معاف کروانے والا؟ اُس کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ یہ مضمون اللہ تعالیٰ نے رمضان کے بارے میں بیان سورۃ البقرہ کی آیات کے جُھرمٹ میں آیت نمبر 187 میں بیان فرمایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مَیں یعنی اللہ، اپنے بندوں کی دُعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارے مگر شرط یہ ہے کہ وہ بندے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ گویا رمضان اطاعتِ کامل کی وجہ سے ایک مومن کو وہ مقام عطا کر سکتا ہے۔ جس کا ذکر سورۃ النساء آیت 70 میں ملتا ہے جن کا ادنیٰ ترین درجہ تصوّف اور ولایت ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ تصوّف کی جان کم بولنا، کم کھانا اور کم سونا ہے اور یہ تینوں چیزیں رمضان کی بنیاد ہیں۔ ایک مومن روزے کی حالت میں کم بولتا ہے، خاموش رہتا ہے اور زیادہ تر وقت تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے میں گزارتا ہے۔ حتّٰی کہ اگر کوئی روزے دار کو گالی دے تو وہ اِنِّیْ صَائِمٌ کہہ کر خاموشی اختیار کرتا ہے۔ صوفی اِزم کی دوسری صفت "کم کھانا" ہے۔ اِس میں تو کوئی شک نہیں کہ رمضان میں ایک مؤمن کا کھانا پینا کم ہو جاتا ہے۔ سحری سے افطاری تک وہ مکمل طور پر بھوکا رہتا ہے۔ تیسری صفت ایک صوفی کی یہ ہے کہ "کم سونا" روزے دار رات کو بیدار رہ کر اللہ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے۔ رات کے ابتدائی حصے میں نمازِ تراویح ادا کر کے اپنی نیند قربان کرتا ہے اور رات کے آخری حصّہ میں تہجد پڑھ کر وہ کم سوتا ہے اور دن و رات کو تلاوتِ قرآن و تسبیح و تحمید اور ذکرِ الٰہی کر کے اپنی نیند کم کرتا ہے۔ یہ تین صفات

ایسی ہیں کہ اِن کو اپنانے والا خالقِ حقیقی سے مشابہت بھی اختیار کرتا ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ نہ کھاتا ہے، نہ سوتا ہے، ہاں بولتا ہے۔ اور اُس کے بول حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ یوں ایک مؤمن اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کر کے قرآنی حکم صِبْغَۃَ اللّٰہ کی تعمیل کرتا ہے اور یہ رمضان کی برکت سے ہے یوں ایک مؤمن صوفی ازم کی طرف سفر کرتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

جاگنا ہے جاگ افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

اِسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکہ آراء کتاب کشتی نوح میں یُوں بیان فرمایا ہے:

”چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی ہے اور ہر شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا“

پس رمضان، صوفی ازم اور ولایت کی طرف ایک سفر ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ اپنی مادّی غذا کم کر کے روحانی غذا بڑھائی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاوٴ۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نِرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا (روحانی غذا) بھی انہیں مل جائے گی۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 123)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

”انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے۔ اُسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 123)

جہاں تک تزکیہ نفس کا تعلق ہے۔ یہی صوفی ازم کا اصل ہے۔ جس میں رمضان بہت ممِدّ ثابت ہوتا ہے۔ اِسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے داروں کو یہ نصیحت فرمائی۔ فَاحْفَظُوْا فِیْہِ اَنْفُسَکُمْ (کنز العمال) کہ اِس ماہ میں اپنے نفسوں کی خاص طور پر حفاظت کرو۔ صوفی ازم کا چونکہ نفس کی حفاظت سے بہت گہرا تعلق ہے۔ جس کے لئے رمضان بہت موزوں وقت ہے۔ اِس لئے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے داروں کو جن جن انعامات کا مستحق ٹھہرایا ہے تو ساتھ ہی یہ شرط بیان کر دی۔ مَنْ صَانَ نَفْسَہٗ وَدِیْنَہٗ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ (کنز العمال) کہ جو اپنے نفس اور اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے یہ مہینہ گزارے اور جو مؤمن ایسا کرے گا تو اُس کی یہ خواہش ہو گی کہ کاش! یہ رمضان ساری عمر جاری رہے۔ (کنز العمال)

پس درس کو سمیٹتے اور رمضان کے تصوّف سے تعلق کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ بھی عرض کر دوں کہ انسانی جسم کے جتنے بھی سوراخ ہیں۔ اُن کو کنٹرول کرنے کے انتظامات رمضان میں موجود ہے۔ جیسے مُنہ، کان، آنکھ اور فرج کا سوراخ ہے۔ اِن سے وابستہ تمام بُرائیوں سے روزے میں مجتنب رہنے کا حکم ہے۔ حتّٰی کہ ناک کا سوراخ وہ سوراخ ہے جس کا بظاہر بدی یا بُرائی سے براہِ راست تعلق نظر نہیں آتا لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کا ذکر روزے کے ساتھ اچھے معنوں میں قائم کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ خدا کی قسم! روزے دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے (بخاری کتاب الصوم)۔ روزے دار کے منہ کی بُو اپنے ساتھی کو سونگھنی پڑتی ہے جو بسا اوقات طبعیت پر گراں گزرتی ہے لیکن ناک کے سوراخ کی وجہ سے بھی وہ ثواب مل رہا ہوتا ہے اِسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزے دار کا خاموش رہنا بھی ایک عبادت ہے۔ اُس کی نیند بھی عبادت میں شمار ہوتی ہے۔ اُس کی دعائیں مقبول ہوں گی اور اُس کے عمل کی جزاء بڑھا کر دی جائے گی۔ (کنز العمال) کیونکہ وہ رمضان کے لغوی معنوں کے پیشِ نظر روزوں کی گرمائش سے اپنی تمام بدیاں اور کمزوریاں بھسم کر چکا ہو گا اور ایک صوفی بن کر ”ریّان“ نامی گیٹ وے سے داخل ہو گا۔ جو ایسا سرسبز و شاداب ہو گا جس سے بھینی بھینی خوشبو آ رہی ہو گی جس سے وہ لطف اندوز ہوتا جنت کے نظارے کرے گا۔

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری اُمّت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی! رمضان کے فضائل کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔ (معجم الکبیر جلد 22 صفحہ 388-389 حدیث 967 ابو مسعود الغفاری مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب صوم رمضان احتسابا من الایمان حدیث 38) اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

پس رمضان کی فضیلت نہ صرف مہینے کے دنوں سے ہے، نہ صرف ایک وقت تک کھانے پینے کے رکنے سے ہے۔ صرف اس بات کے لئے سارا سال اللہ تعالیٰ کی جنت کے لئے تیاری نہیں ہو رہی ہوتی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوسری حدیث ہے اس میں واضح طور پر فرما دیا کہ ایمان کی حالت میں روزہ رکھنے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے روز و شب رمضان میں گزارنے سے ہی یہ مقام ملتا ہے اور جب یہ حالت ہوگی تو تبھی گزشتہ گناہ بھی معاف ہوتے ہیں۔ انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہے۔ اپنے اعمال کو دیکھتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر غور کرتا ہے۔ اپنے عملوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو تبھی گناہوں کی معافی بھی ہوتی ہے۔ اور یہی مقصد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی رمضان کے روزوں سے حاصل کرنے کا بیان فرمایا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 2؍ جون 2017ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(کمپوزڈبائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡